بسم اللہ الرحمن الرحیم

وحدت امت .... سعودی حکومت کی شاندار کارکردگی

رئیس التحریر کے قلم سے

امت اسلامیہ اس وقت جن حالات سے دو چار ہے۔اور جس طرح امتحان اور آزمائش کے مراحل سے گزر رہی ہے۔اس سے قبل امت کو اس طرح کے حالات سے واسطہ نہیں پڑا تھا۔ پوری امت پر کڑا وقت ہے۔ دشمن پوری قوت سے حملہ آور ہے۔شہروں کے شہر صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔ مسلمانوں کی نسل کشی ہو رہی ہے۔ بوڑھوں،عورتوں اور بچوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ دنیا ان پر تنگ کر دی گئی۔ گھر سے بے گھر ہونے والے سر چھپانے کے لیے در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ جائے پناہ ڈھونڈنے کے لیے ہر وہ راستہ اور وسیلہ استعمال کیا جا رہا ہے جو ممکن ہے۔ راستہ خشکی کا ہو یا بحری، بے دریغ اس میں کود رہے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے اب سمندر بھی قبول نہیں کر رہا۔ اور کتنے ایسے خاندان جو سمندر برد ہو چکے ہیں۔خصوصاً شامی پناہ گزینوں کی حالت ناگفتہ بیان ہے۔شام ہو یا عراق، لیبیا ہو یا تیونس، مصر ہو یا افغانستان، کشمیر ہو یا فلسطین ہر جگہ مسلمان ہی کا خون ارزاں ہے۔ جو پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ان دلخراش حادثات اور واقعات کی تصویری جھلکیاں کوئی صاحب دل دیکھ نہیں سکتا۔ دشمن اس قدر شاطر ہے کہ اس نے بجائے خود یہ عمل کرنے کے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا، منافقت کو فروغ دیا۔اور یہی گروہ مسلح ہو کر ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔

انڈونیشیا سے لیکر مراکش تک ایک بھی اسلامی ملک ایسا نہیں جہاں امن وسکون ہو۔ مسلمان آپس میں دست وگریباں ہیں۔ معمولی فقہی اختلافات پر انتہاء پسندی اور شدت کا راستہ اختیار کر لیا گیا ہے۔ کہ خود مسلمان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے۔اور

آج اتنے گروہ وجود میں آگئے ہیں۔ کہ انہیں کسی ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا بہت مشکل نظر آتا ہے۔

اس صورت میں سب سے اہم کام اور جہاد امت میں وحدت پیدا کرنا ہے۔ انہیں ایک لڑی میں پرونا ہے۔ اور بنیان مرصوص بنانا ہے۔ مسلمانوں کی تمام مشکلات کا ایک ہی حل ہے کہ ان میں اتحاد واتفاق پیدا کرلیا جائے۔ اور تفرقہ بازی اور منافقت کو ختم کردیا جائے۔

بلاشبہ سعودی حکومت ہمیشہ وحدت امت کے لیے کوشاں رہی ہے۔ اور دنیا اسلام کے تمام ممالک کے ساتھ یکساں سلوک اور ان کی آزادی اور خودمختاری کا احترام کرتے ہوئے ان کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی۔ کشمیر، فلسطین، افغانستان، عراق، لیبیا ،شام اور یمن کے لیے اخلاقی، قانونی، سیاسی، مالی تعاون برابر جاری ہے۔ سعودی حکومت کے بہت سے ایسے اقدامات ہیں۔ جس کا بنیادی مقصد امت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا ہے۔ ان میں رابطہ العالم الاسلامی بہترین مظہر ہے۔ نسل زبان سے بالاتر ہوکر صرف بحیثیت مسلمان ان کے مسائل کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اور ہر ممکن تعاون پیش کیا جاتا ہے۔ ا س کے سالانہ کئی اجلاس ہوتے ہیں۔ جس میں اسلامی اور غیر اسلامی ممالک سے مسلم قیادت کو جمع کیا جاتا ہے۔ اور مل جل کر مسلمانوں کی مشکلات کو کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ خاص کر مسلم اقلیتوں کا بہت خیال کیا جاتا ہے۔ اتحاد واتفاق کے لیے مکالمات او رافہام وتفہیم کا اہتمام اولین ترجیح ہے۔ اور مسلمانوں کو درپیش مسائل پر کانفرنسیں، سیمینارز اور مذاکرات کا اہتمام بھی اس سلسلے کی کڑی ہے۔

سعودی یونیورسٹیوں میں بلا امتیاز مسلمانوں کے لیے داخلے کے امکانات موجود ہیں۔ اور یہ سلسلہ ہر سال ہوتا ہے۔ آج بھی مدینہ یونیورسٹی میں 90 سے زائد ممالک کے نوجوان ہزاروں کی تعداد میں زیر تعلیم ہیں۔ تعلیم سے فراغت کے بعد مختلف ممالک میں